قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (آل عمران)

کہہ دو اے محمد اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو اے لوگو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت رکھے گا اور بخش دے گا تمہارے گناہوں کو

القولُ المتینُ
فی
بیانُ التّامینُ

تالیف

شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب پرتابگڈھی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۳۶۲ھ

ناشر

مسلم سلفیہ ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر جمعیۃ منزل بربرشاہ سرینگر ۱۹۰۰۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

کہہ دو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں سے اگر تم اللہ سے محبت رکھنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا

القول المتین فی بیان التامین

تالیف

شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب پرتابگڈھی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۳۶۲ھ

ناشر

[illegible]

مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر جمعیۃ منزل بربرشاہ سرینگر

نام کتاب : القول المتین فی بیان التامین

مصنف : شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب پرتاپگڈھی رحمہ اللہ

سن اشاعت: اپریل ۱۹۹۴ء بار دوم

ناشر: سلفیہ مسلم ایجوکیشنل سرینگر کشمیر

مطبع: ایس ایس پریس چوڑیوالان دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الذی لا نبی بعدہ۔

اما بعد ! ساری خوبی و بزرگی اللہ پاک کے لیے ہے جو خالق مالک ہر چیز کا ہے اسی کا حکم خلق پر جاری ہوگا دوسرے کا نہیں، اسی کے قبضۂ قدرت میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے، دوسرے کے قبضہ میں نہیں۔ جو لوگ اللہ پاک کے حکم کے تابعدار ہیں ان کے اوپر اللہ کی رحمت ہے، اپنے جوار رحمت میں ان کو جگہ دے گا، اور جو اس کے حکم کے نافرمان ہیں وہ مرنے کے بعد نامراد ہیں، آخرت ان کی نقصان میں ہے۔

ہزار ہزار رحمتیں ہوں اللہ کی، اس نبی پیارے محمد رسول اللہ پر جو سردار ہیں کل انبیاء کے۔ آپ کے ذریعہ سے اللہ کا حکم ہم تک پہنچا۔ ہر مرد و عورت پر رسول اللہ کی تابعداری فرض ہے۔ بغیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ آپ کو جو امانت اللہ پاک نے عنایت فرمائی تھی یعنی شریعتِ الٰہی، اس کو آپ نے خلق کو پہنچا دیا۔ اسی حکم الٰہی میں سے نماز میں آمین کہنا ہے۔ آپؐ نماز میں آمین کہتے تھے اور کل نمازیوں کو حکم دیا۔ صحابہ کرام آپؐ کے پیچھے آمین کہتے تھے۔

آمین کی فضیلت

امام و مقتدی جب نماز میں آمین کہتے ہیں، اللہ پاک گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، رَوَاهُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِمٌ وَغَیْرُهُمَا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام آمین کہتا ہے تو تم لوگ آمین کہو۔ فرشتوں کی آمین کے ساتھ جس کی آمین موافق ہو جاتی ہے، اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

نمازوں کے وقت میں فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، جب نمازی نماز میں بعد ولا الضالین کے آمین کہتا ہے فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافقت ہوتی ہے اور وہ فرشتے جو نماز کے وقت میں نماز میں حاضر رہتے ہیں وہ بھی آمین کہتے ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ رواہ البخاری وزاد فیہ مسلم اذا قال احدکم فی الصلوٰۃ۔ ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم لوگوں میں سے نماز میں آمین کہتا ہے اور فرشتے بھی آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ ایک کی آمین دوسرے سے موافق ہو گئی تو آمین کہنے والے کا

گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ یعنی جس وقت نمازی نماز میں آمین کہتے ہیں اسی وقت فرشتے بھی آسمان پر آمین کہتے ہیں۔ دونوں آمین میں موافقت ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث امام، مقتدی، منفرد (جو اکیلا نماز پڑھتا ہے) سب کو شامل ہے، ہر ایک نمازی کو نماز میں آمین بعد ولا الضالین کے کہنا چاہیے۔ تاکہ حدیث میں جو فضیلت آئی ہے، اس کے مستحق ہوجاویں اور جو نمازی نماز میں آمین نہیں کہتے اس فضیلت سے محروم رہتے ہیں۔ یعنی گناہ کی مغفرت سے۔ صاف طور کر حدیث میں اس کا بیان آیا ہے۔ ترغیب ترہیب میں موجود ہے۔

سورہ فاتحہ میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے وَلَا الضَّالِّيْنَ تک دعا ہے، اور ہر ایک دعا میں آمین کہنا چاہیے۔ آمین کہنے کی وجہ سے دعا قبول ہوتی ہے۔ اسی طرح بعد ولا الضالین کے بھی آمین کہنا چاہیے تاکہ دعا ہم لوگوں کی اللہ پاک قبول فرمائے۔ سورہ فاتحہ میں بعد تعریف الٰہی وغیرہ کے صراط مستقیم پر قائم رہنے کی دعا ہے۔ صراطِ مستقیم سیدھی راہ نبیوں کی ہے۔ گمراہ اور جن پر اللہ پاک کا غصہ ہوا ان کی راہ ٹیڑھی ہے، دوزخ کی راہ ہے، ان سے اے اللہ بچا دے اس پر آمین کہنا چاہیے یعنی اے اللہ اس دعا کو قبول فرما۔ آمین کے معنی ہیں استجب اے اللہ قبول کر۔ دعا کی قبولیت کے لیے آمین مہر لگاتا ہے۔

ایک شخص دعا کر رہا تھا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ بِأَيِّ شَيْءٍ خَتَمَ فَقَالَ بِآمِيْنَ رواہ ابوداؤد۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب کرلیا اگر ختم کیا یعنی مہر لگا دیا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کس چیز سے مہر لگا دے۔ آپ نے فرمایا آمین کے ذریعہ سے۔

دعاؤں میں آمین کہنا پہلے نبیوں کی سنت ہے۔ فتح الباری میں ہے:

وتسمية الداعى مؤمنا سائغة لان المؤمن يسمى داعياً كما جاء فى قوله تعالى قد اجيبت دعوتكما وكان موسىٰ داعياً و هارون مومنا كما رواه ابن مردويه من حديث انس وهكذا فى الترغيب والترهيب ايضاً۔ موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر آمین کہتے تھے۔ یعنی فرعون کی ہلاکت کے متعلق۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الحَدِیْثَ وَقَالَ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْن یُجِبْکُمُ اللّٰهُ۔ الحدیث رواہ مسلم۔

ابی موسیٰ صحابی فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو خطبہ (وعظ) سنایا۔ آپؐ نے فرمایا جب (امام) تکبیر کہے تکبیر کہو اور پڑھے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تو تم لوگ آمین کہو، اللہ پاک تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔

حاصل یہ ہے کہ آمین کہنا نماز کا جزء ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے۔ اور کل صحابہ تابعین اور علماء محدثین ومجتہدین کا اس پر اتفاق ہے یعنی حنفیہ شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ آمین کہنے کو سنت کہتے ہیں اور باعث ثواب جانتے ہیں۔

آمین بالجہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وصحابہ کرام وتابعین عظام سے ثابت ہے، اس پر ناراض ہونا اور اس سے جلنا درست نہیں۔ وعید الٰہی سے لوگ ڈریں۔ فرمایا اللہ پاک نے: وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ

جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔ جو شخص مخالفت کرے گا، رسول اللہ کی، ہدایت کی بات ظاہر ہونے کے بعد اور پیروی کرے گا مومنوں (صحابہ وغیرہ) کے خلاف۔ ہم جانے دیں گے جس راستہ پر لگا اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں۔ اور وہ بُرا ہے ٹھکانا۔

پہلی حدیث آمین زور سے کہنے کی

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رواہ البخاری وغیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم لوگ آمین کہو۔ جب تمہاری آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافقت ہوگی، یعنی ایک وقت میں تو (تمہارے) پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

فتح الباری میں ہے زین بن منیر محدث اور ابن رشید کہتے ہیں۔ جب قول مطلق بولا جاتا ہے، جہر مراد ہوتا ہے اور جس جگہ قول سے آہستہ مراد ہوتا ہے اس کے لیے قرینہ اور دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ آمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولوا اور قال فرمایا ہے۔ یعنی تم لوگ آمین زور سے کہو۔ والقول اذا وقع به الخطاب مطلقا حمل علی الجهر ومتی ارید به الاسرار وحدیث النفس قید بذلك ۔ فتح الباری۔

اور جو حدیث گزر چکی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا امّن الامام فامّنوا۔ جب امام آمین کہے تو تم آمین کہو۔ امام کے

آمین پر مقتدی کی آمین موقوف ہوئی۔ یہ اسی وقت ہوگا جب امام آمین زور سے کہے، تم بھی آمین کہو۔ اور جس جگہ قرآن وحدیث میں قال و قولوا وغیرہ کے ساتھ وارد ہے بلند آواز سے مراد ہے نہ آہستہ۔ ہاں اگر قرینہ و دلیل موجود ہے۔ اس جگہ آہستہ مراد ہوتا ہے۔

دوسری حدیث عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ رواه ابوداؤد وقال الحافظ فی التلخيص سنده صحيح وصححه الدارقطنی۔ حجر بن قیس جو اس روایت کے راوی ہیں، ثقہ ہیں۔ بعض نے کہا یہ صحابی ہیں، ترمذی بھی اس حدیث کو لائے ہیں، کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... جب ولا الضالین پڑھتے بلند آواز سے آمین کہتے تھے۔

حدیث صحیح ہے، اس حدیث سے آمین کہنے پر ہمیشگی ثابت ہوئی، لفظ کان دوام کے لیے ہے۔ منسوخ کہنا درست نہیں۔

تیسری حدیث عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنبس عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَهَرَ بِاٰمِيْنَ رواه ابوداؤد۔

حدیث صحیح ہے، ابوداؤد اور ترمذی نے اس کی سند پر سکوت کیا ہے۔ امام زیلعی حنفی نے اس حدیث کو تسلیم کیا ہے۔

ترجمہ: وائل بن حجر صحابی فرماتے ہیں کہ انھوں نے نماز پڑھی، رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ، آپؐ نے بلند آواز سے آمین کہا

حنفیہ کا یہ کہنا کہ آمین بالجہر منسوخ ہے، یہ درست نہیں وائل بن حجر صحابی آخر زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہوئے، ان کے اسلام لانے کے بعد آپؐ کا انتقال ہوا۔

چوتھی حدیث عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمِّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَلٰی غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْن حَتّٰى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ رواہ ابوداؤد دارقطنی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے ، اور امام حاکم محدث نے کہا حدیث صحیح ہے شرط صحیح بخاری ، صحیح مسلم پر۔ امام بیہقی فرماتے ہیں ، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھتے آمین کہتے ، پہلی صف والے جو نزدیک ہوتے آمین کی آواز سنتے۔

اس حدیث سے بھی یہی ثابت ہوا کہ آپؐ نے ہمیشہ بلند آواز سے آمین کہا، اذا کا لفظ عموم کے لیے ہے۔ (ارشاد الفحول) اسی کے ہم معنی روایت ابن ماجہ میں بھی ہے : حتی یسمعها اهل الصف الاول فیرتج بها المسجد ۔

ترجمہ :۔ آپؐ آمین کہتے تھے، یہاں تک کہ صف اول والے سنتے اور مسجد گونجتی آمین کہنے سے ۔ یعنی آپؐ کے آمین کے ساتھ صحابہ کرام آپ کے آمین کے پیچھے آمین کہتے ، مسجد گونج جاتی ۔

بشر بن رافع کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے اور ابن عدی نے بھی ثقہ کہا ہے ۔

خلاصہ یہ کہ اور محدثین نے بھی ان کی توثیق کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں، ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں، میں نے کوئی حدیث ان کی منکر نہیں پائی۔ (میزان الاعتدال)

پانچویں حدیث

عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ حُجْرَ بْنَ عَنْبَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ رَافِعًا بِهَا صَوْتَهُ رواه البيهقي،

امام زیلعی فرماتے ہیں، امام بیہقی کتاب المعرفہ میں کہتے ہیں، اسناد اس روایت کی صحیح ہے۔

ترجمہ :۔ ابو وائل حضرمی صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے ولا الضالین کہا بلند آواز سے آمین کہا۔ یہ حدیث شعبہ سے روایت ہے سفیان ثوری کی آمین بالجہر میں مطابقت کرتے ہیں۔

چھٹی حدیث

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ إِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ أخرجه الحاكم واخرج عنه ايضا أن النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا قرأ ولا الضالين رفع بها صوته۔ حضرت علی فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ آمین بلند آواز سے کہتے تھے، جب پڑھتے ولا الضالین

ساتویں حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْآنِ رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ وَقَالَ آمِينَ۔ اخرجه الدارقطنی والحاکم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورہ الحمد پڑھ کر فارغ ہوتے بلند آواز سے آمین کہتے۔

لفظ اذا عموم کے لیے ہے یعنی آپ ہمیشہ آمین بلند آواز سے کہتے تھے۔ علامہ حافظ ابن حجر تلخیص میں فرماتے ہیں۔ دارقطنی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ حاکم کہتے ہیں یہ حدیث شرط صحیح بخاری و صحیح مسلم پر ہے۔ بیہقی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے امام زیلعی نے اس پر سکوت کیا ہے۔

آٹھویں حدیث روی ابن خزیمۃ فی صحیحہ واحمد ولفظہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذُکِرَتْ عِنْدَہٗ اَلْیَھُوْدُ فَقَالَ اِنَّھُمْ لَمْ یَحْسُدُوْنَا عَلٰی شَیْءٍ کَمَا حَسَدُوْنَا عَلَی الْجُمُعَۃِ الَّتِیْ ھَدَانَا اللّٰہُ لَھَا وَضَلُّوْا عَنْھَا وَعَلَی الْقِبْلَۃِ الَّتِیْ ھَدَانَا اللّٰہُ لَھَا وَضَلُّوْا عَنْھَا وَعَلٰی قَوْلِنَا خَلْفَ الْاِمَامِ اٰمِیْن ۔ ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہودیوں کا ذکر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا یہ یہودی ہم سے حسد نہیں رکھتے کسی چیز پر جس قدر ان کو حسد ہے جمعہ پر، ہم کو اللہ نے ہدایت دی اور یہ گمراہ ہو گئے اور قبلہ پر ہم کو اللہ نے ہدایت دی اور یہ گمراہ ہو گئے اور اس پر کہ امام کے پیچھے ہم آمین کہتے ہیں۔

نویں حدیث وروی الطبرانی فی الاوسط باسنادٍ حسن و لفظہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود قَدْ سَئِمُوْا دِیْنَھُمْ وَھُمْ قَوْمٌ حُسَّدٌ وَلَمْ یَحْسُدُوا الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی اَفْضَلَ ثَلَاثٍ رَدِّ السَّلَامِ وَاِقَامَۃِ الصُّفُوْفِ وَقَوْلِھِمْ خَلْفَ اِمَامِھِمْ فِی الْمَکْتُوْبَۃِ اٰمِیْن ۔مجمع الزوائد میں ہے یہ حدیث حسن ہے۔

ترجمہ:۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ یہودی اپنے دین سے گھبر گئے۔ یہ بڑے حاسد ہیں۔ نہیں حسد کرتے مسلمانوں سے کسی چیز پر تین چیزوں سے زیادہ۔ سلام کے جواب دینے پر، صف سیدھا کرنے پر اور مسلمانوں کے آمین کہنے پر امام کے پیچھے

نماز فرض ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہودی جب نماز میں آمین سنتے تھے، مسلمانوں سے چڑھتے تھے۔

دسویں حدیث

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّامِيْنِ رواه ابن ماجه۔ ترغیب میں ہے سند اس کی صحیح ہے، زوائد میں ہے سند اس کی صحیح ہے اور کل راوی اس حدیث کے ثقہ ہیں، صحیح مسلم کے راوی ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہودی تم سے نہیں حسد رکھتے جس قدر سلام (کہنے) پر اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔

اس حدیث سے آمین بالجہر کا ثبوت ہوا۔ ورنہ حسد کے کوئی معنی نہیں۔ دوسری حدیث میں ہے فاکثروا بقول آمین رواه ابن ماجه۔ یعنی آمین کثرت سے کہا کرو۔

گیارہویں حدیث

عن نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ الحديث وفي آخره قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رواه النسائی واسناده صحیح۔ نعیم ابو ہریرۃ کے شاگرد نے ابو ہریرۃ کے پیچھے نماز پڑھی۔ ابو ہریرۃ نے بلند آواز سے، بسم اللہ الرحمن الرحیم

پڑھا پھر سورہ الحمد پڑھی۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ پر جب پہنچے آمین کہا اور لوگوں نے بھی آمین کہا۔ پھر ابوہریرہ نے کہا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں نے تم لوگوں کو رسول اللہؐ کے مشابہ نماز پڑھائی۔ یعنی اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی تھی۔ (آمین بلند آواز سے تھی)

بارہویں حدیث عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ آمِيْن يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔ رواه النسائی۔ امام زیلعی حنفی نے نصب الرایہ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے اور سکوت کیا ہے۔

ترجمہ:- وائل کہتے ہیں میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے، جب آپؐ نے نماز شروع کی، اللہ اکبر کہا اور دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا، پھر پڑھا سورۂ فاتحہ، جب فارغ ہوئے فاتحہ سے آمین بلند آواز سے کہا۔

تیرہویں حدیث عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أُمِّ الْحُصَيْنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا صَلَّتْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْن فَسَمِعْتُهُ وَهِيَ فِيْ صَفِّ النِّسَاءِ۔ زیلعی وفی روایۃ وَأَنَا فِيْ صَفِّ النِّسَاءِ مجمع الزوائد

علامہ حافظ ابن حجر و امام حافظ زیلعی تخریج ہدایہ میں اس حدیث کو لائے ہیں اور دونوں نے سکوت کیا ہے اور علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کو لائے ہیں اور سکوت کیا ہے۔ اسمٰعیل بن مسلم مکی جو ضعیف ہیں اور شخص ہیں؟

اور اس حدیث میں اسمٰعیل بن مسلم المخزومی مکی ہیں اور یہ حسن الحدیث صدوق ہیں
ترجمہ :۔ ام الحصین صحابیہ فرماتی ہیں ۔ اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ، جب آپ نے ولا الضالین پڑھا ، آمین کہا ۔ میں نے آپ کے آمین کی آواز سنی حالانکہ میں عورتوں کی صف میں تھی ۔

چودہویں حدیث

عَنْ سُلَیْمَانَ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْن

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون ۔ ترجمہ : سلیمان کہتے ہیں حضرت بلال موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے آمین میں مجھ سے سبقت نہ کیجیے ۔

حضرت بلال بعض اوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جاتے تھے ۔ کسی وجہ سے ۔ اس وقت میں یہ فرمایا ۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ آمین بلند آواز سے ہوتی تھی ۔

یہ حدیثیں جو بیان کی گئیں یہ کل دلیل ہیں آمین بالجہر کی ۔

ہر امر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری لازم ہے ، اسی میں سے آمین بالجہر بھی ہے : قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۔ الاٰیۃ
جس نے پیروی کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ، اس نے تابعداری کی اللہ کی ۔

فرمایا اللہ پاک نے : وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۔ الاٰیۃ ۔ اور جو رسول اللہ کی پیروی کرنے والے ہیں ، وہ آخرت میں نبیوں صالحین صدیقین شہدا کے ساتھ ہوں گے ۔ قال اللہ تعالٰی فَلْیَحْذَرِ

الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ جو رسول اللہ کی مخالفت کرتے ہیں ڈر جائیں، ان پر فتنہ پہنچے گا یا درد دینے والا عذاب ان پہ ہے۔

صحابہ تابعین کی آمین بلند آواز سے تھی

سارے صحابہ تابعین کا آمین بالجہر پر اجماع ہے کسی صحابی سے اس کا خلاف صحیح طور پر ثابت نہیں۔ صحیح بخاری میں ہے اَمَّنَ ابن الزبیر و من معہ حتّٰی اَنَّ لِلْمَسْجِدِ للجّۃ۔ عینی شرح صحیح بخاری میں ہے وصلہ عبد الرزاق عن ابن جریج عن عطاء قُلْتُ لَهٗ اَكَانَ اِبْنُ الزُّبير يُؤَمِّنُ عَلٰى اثرامّ القُرْاٰنِ قَالَ نَعَمْ وَيُؤَمِّنُ مَنْ وَرَاءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً ثُمَّ قَالَ اِنَّ اٰمِيْن دعاءٌ۔ عبداللہ بن زبیر صحابی خلیفہ حق نے مسجد حرام میں نماز پڑھائی، زور سے آمین کہا اور جتنے لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے تھے، سب نے آمین بلند آواز سے کہا۔ نماز میں جتنے صحابہ تابعین موجود تھے، کل نے آمین بلند آواز سے کہا کہ مسجد گونجتی تھی۔

ورواہ الشافعی عن مسلم بن خالد عن ابن جریج عن عطاء قال کنت اسمع الائمۃ ابن الزبیر و من بعدھم یقولون آمین ویقول من خلفہ آمین حتی ان للمسجد للجۃ۔

عطا تابعی کہتے ہیں، میں نے سنا تمام اماموں سے عبداللہ بن زبیر اور

لوگ ان کے بعد امام تھے، ہر ایک آمین کہتے تھے بلند آواز سے اور جو لوگ ان کے پیچھے ہوتے تھے آمین کہتے، یہاں تک کہ مسجد گونجتی تھی۔

عن خالد بن ابی ایوب عن عطاء قال رأیت مأتین من اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی هٰذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِاٰمِیْنَ۔ رواہ البیہقی۔

عطاء کہتے ہیں دوسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کو میں نے دیکھا اس مسجد حرام میں جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتا تھا، آمین کہتے تھے، ان کی آمین کی گونج ہوتی تھی۔

قال الحافظ ابن القیم سئل الشافعیُّ عَنِ الْاِمَامِ هَلْ یَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِاٰمِیْنَ قَالَ نَعَمْ وَیَرْفَعُ مَنْ خَلْفَهٗ اَصْوَاتَهُمْ اِلٰی اَنْ قَالَ وَلَمْ یَزَلْ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلَیْهِ انتھٰی۔ امام شافعی سے کسی نے سوال کیا امام آمین بلند آواز سے کہے۔ کہا ہاں، اور جو لوگ پیچھے ہیں وہ بھی بلند آواز سے آمین کہیں۔ اہل علم ہمیشہ اسی پر عامل رہے ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ چودہ حدیثیں آمین بالجہر کی مرفوع پیش کی گئیں۔ اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بلند آواز سے کہا، اور صحابہ کرام کو بلند آواز سے کہنے کا حکم فرمایا، صحابہ کرام آپؐ کے پیچھے بلند آواز سے آمین کہتے تھے، مسجد نبوی گونجتی تھی۔ اور آپؐ کے وفات فرمانے کے بعد بھی صحابہ کرام کا اسی پر عمل رہا۔ جو حق کا طالب ہے، اس کو عمل کی توفیق ہوگی، آپؐ کی

پیروی کر کے آخرت کی سرخروئی اور بھلائی حاصل کرے گا، اور آپ کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کل امتی یدخلون الجنۃ الامن ابی قیل ومن ابی
قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی، (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میری امت کل جنتی ہے، مگر جس نے انکار کیا۔ لوگوں نے پوچھا، کون آپ سے منکر ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی وہی منکر ہے۔ سنتِ رسول سے جلنا، کراہت کرنا، سنت پر عمل کرنے والوں کو روکنا، یہی انکار ہے۔

اور فرمایا پیارے نبی علیہ السلام نے ہزارہا رحمتیں اللہ پاک کی آپ پر نازل ہوں۔ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وَسلم قال مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِی عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْد رواہ البیہقی وروی الطبرانی من حدیث ابی ھریرۃ باسناد لاباس بہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جس نے میری سنت مضبوطی سے پکڑ لیا، امت کے فساد کرنے کے وقت اس کو سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ ایک حدیث میں ہے۔ جس وقت میری امت میں فساد پڑ جائے گا۔ (میری سنتوں کا انکار ہونے لگے گا،) شریعت پر چلنا ایسا ہوگا گویا کہ آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینا ہے۔ اس وقت جو میری سنت پر عمل کرے گا، اس کو میرے پچاس صحابی کے برابر ثواب ملے گا۔

اب یہاں سے ان دلیلوں کو بیان کرتے ہیں جن سے حنفیہ

آمین بالسر ثابت کرتے ہیں اور ان پر جو جرحیں ہیں ان کا واضح طور پر بیان ہوگا۔ اگرچہ ان دلیلوں سے آمین بالسر کا ثبوت نہیں ہوتا، اور نہ وہ دلائل حجت کے لائق ہیں۔

پہلی دلیل: عن شعبة عن مسلمہ بن کهیل عن حجر ابی العنبس عن علقمة بن وائل عن ابیه انه صلی الله علیه وسلم صلی فلما بلغ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال آمین واخفی بها صوته۔ رواه الحاکم والدار قطنی والطبرانی زیلعی وفی روایة وخفض بها صوته۔ (حاکم)

امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام بخاری سید المحدثین فرماتے ہیں کہ اس روایت میں شعبہ نے تین غلطیاں کی ہیں۔ ایک راوی کے نام میں غلطی کی، دوسری علقمہ کا نام لیا، حالانکہ ان سے روایت نہیں، تیسری مد بہا صوتہ کی جگہ خفض بہا صوتہ کہا۔

امام زیلعی حنفی فرماتے ہیں۔ علقمہ کو اپنے باپ وائل سے ملاقات نہیں ہوئی، لہذا یہ حدیث مرسل بھی ہے۔ علقمہ اپنے باپ کے مرنے کے چھ مہینہ بعد پیدا ہوئے۔

جس راوی سے شعبہ حدیث لیتے ہیں، انھی سے سفیان ثوری محمد بن مسلمہ اور علاء بن صالح وغیرہ لیتے ہیں اور یہ لوگ رفع بہا صوتہ مد بہا صوتہ جہر کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ شعبہ اس میں منفرد ہیں، جو منفرد ہیں، اس سے وہم و شبہ متعین ہے۔ شعبہ اگرچہ ثقہ ہیں لیکن ان سے اکثر شک ہو جاتا ہے۔ شعبہ خود فرماتے ہیں، کسی روایت میں میرے درمیان اور سفیان ثوری

کے درمیان اگر خلاف ہو۔ سفیان ثوری کی روایت مقدم ہے، اس لیے کہ سفیان مجھ سے حافظہ میں زیادہ ہیں۔

پانچویں یہ بات ہے کہ شعبہ سے خود روایت رافعا بہا صوتہ موجود ہے جو روایت مطابق سفیان ثوری کے ہے جس کا بیان پانچویں حدیث آمین بالجہر میں گزر چکا۔ اخفی بہا صوتہ سے آمین بالسر کا ثبوت نہیں ہوتا۔ اخفاء کے معنی اظہار کے بھی ہیں، اخفاء لغت اضداد میں سے ہے کتب لغت صراح وغیرہ میں یہ موجود ہے۔ اخفاء کی صورت میں بھی معنی یہ ہوئے بلند آواز سے آپ نے آمین کہا۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ آمین بالسر آیت قرآن سے ثابت ہے: قال اللہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ الآیہ۔ فرمایا اللہ پاک نے اللہ کو پکارو گڑگڑا کر اور پوشیدہ معلوم ہوا کہ آمین پوشیدہ ہونا چاہیے، کیوں کہ آمین بھی دعا ہے اور جو دعا ہو بحکم قرآنی آہستہ ہونی چاہیے۔ لیکن یہ سراسر غلط اور بے محل ہے اس لیے کہ لازم آتا ہے کل دعا آہستہ پڑھنی چاہیے، حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ احادیث میں بہت سی دعائیں بلند سے پڑھنا ثابت ہیں۔ حج کے موقع میں صفا مروہ پر بلند آواز سے دعا پڑھنا۔ اسی طرح عرفات کی پہاڑی پر بلند آواز سے دعائیں پڑھنا، لبیک کی دعا بلند آواز سے پڑھنا نماز فرض کے پیچھے بلند آواز سے آپ دعا پڑھتے تھے اور صحابہ کرام بھی بلند آواز سے دعا پڑھتے تھے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں یہ موجود ہے اور کتب حدیث میں بھی اسی طرح ہے۔ اسی طرح آمین بھی آخر زمانہ تک تا وفات بلند آواز سے فرماتے تھے اور صحابہ کا عمل اجماعی صحیح طور پر اسی طرح ثابت ہے۔

اور پھر یہ بھی لازم آتا ہے کہ جتنی قرآن کی دعائیں ہیں آہستہ پڑھنا چاہیے، قرآن کے تلاوت کے وقت حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں، خود حنفی لوگ بھی اس کو نہیں کہتے، پھر آمین زور سے کہنے میں کون سی ممانعت آگئی سوائے ضد کے اور کچھ نہیں۔

سورۂ فاتحہ میں خود دیکھو۔ اھدنا الصّراط المستقیم سے ولا الضّالین تک دعا ہے، لازم آتا ہے کہ آدھی سورہ فاتحہ نماز میں آہستہ پڑھنا چاہیے، کیوں کہ یہ بھی دعا ہے۔ آمین کے ساتھ سورۂ فاتحہ بھی رخصت ہوئی۔ للّٰہ ڈرو، سنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے مٹانے پر کمربستہ نہ ہو۔ آخرت آنی ہے، اللّٰہ پاک کے سامنے حاضری دینی ہے۔

علماء حنفیہ چند آثار صحابہ و تابعین کے آمین بالسر پر پیش کرتے ہیں۔ اس کا حال غور سے سنیں اور دیکھیں۔

روی الطحاوی عن ابی وائل قال کان عمر و علی لا یجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بامین۔

یہ قول عمر رضی اللّٰہ عنہ سے صحیح طور پر ثابت نہیں ہے، بلکہ سخت ضعیف ہے، سعید بن مرزبان اس کی سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہے۔ ابن معین محدث کہتے ہیں، یہ لائق نہیں کہ اس کی حدیث لکھی جاوے۔ امام بخاری سید المحدثین فرماتے ہیں، یہ راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال) امام بخاری کی مراد منکر حدیث سے وہ راوی ہوتا ہے، جس سے حدیث روایت کرنا حلال نہیں۔

دوسرا قول عبد اللہ بن مسعود کا ہے: اربع یخفیھن الامام التعوذ والتسمیة وآمین وربنالك الحمد۔ حافظ ابن حجر تخریج ہدایہ میں فرماتے ہیں، اس حدیث کی سند لاپتہ ہے۔ میں نے اس کی سند نہیں پائی لہذا یہ قول بھی قابل بحث نہیں۔

اسی کے ہم معنی ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی سعایہ شرح وقایہ میں فرماتے ہیں، حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں قول نخعی کوئی چیز نہیں۔ اما اثر النخعی و نحوہ فلا یوازی الروایات المرفوعة۔ سعایة۔

اب ہم ان علمار کبار حنفیہ کے اقوال کو نقل کرتے ہیں جو آمین بالجہر کے قائل ہیں۔ ابن الہمام شارح ہدایہ۔ ابو الطیب المدنی شارح ترمذی۔ شاہ عبد الحق محدث دہلوی، مولوی عبد الحی صاحب، مولانا بحر العلوم صاحب عبد العلی حنفی لکھنوی، مولانا سخاوت علی صاحب حنفی جونپوری رسائل تسعہ میں مولانا خواجہ احمد صاحب نصیر آبادی رسالہ تسعہ کے تقریظ میں۔

شاہ عبد الحق صاحب دہلوی لمعات میں فرماتے ہیں: والظاہر ھو الاول بقرینة الروایات الاخری فی بعضھا یرفع بھا صوتہ وھذا صریح فی معنی الجھر الخ مولوی عبد الحی صاحب سعایہ شرح وقایہ میں فرماتے ہیں: ان القول بالجھر بآمین ھو الاصح وروایات الخفض ضعیفة الخ. بیشک آمین بالجہر کی حدیث اصح ہے اور روایات پست آواز کی ضعیف ہیں۔

التعلیق الممجد میں فرماتے ہیں: الانصاف ان الجھر قوی

من حیث الدلیل ۔ انصاف یہ ہے کہ حدیث آمین بلند آواز کہنے کی باعتبار دلیل قوی ہے ۔

عمدۃ الرعایہ میں مولوی عبد الحی صاحب فرماتے ہیں : لکن اتفق الحفاظ والیھم المرجع فی تنقید الاسانید ان فی سندہ خدشۃ وخطأ من شعبۃ احد رواتہ والصحیح فجھر بھا وقد ثبت الجھر عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم باسانید متعددۃ یقوی بعضھا بعضا فی سنن ابن ماجہ والنسائی وابی داؤد وجامع الترمذی وصحیح ابن حبان وغیرھا۔

عمدۃ الرعایہ میں مولوی عبد الحی صاحب فرماتے ہیں، کل حفاظ حدیث متفق ہیں اور انھی پر حدیث کے پرکھنے میں اعتبار ہے کہ شعبہ نے اس حدیث میں خطا کیا ہے اور حدیث پست آواز والی کے سند میں خدشہ ہے اور آمین بلند آواز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد سندوں سے ثابت ہو چکی بعض حدیثیں بعض کی تائید کرتی ہیں اور قوت دیتی ہیں ۔ ابن ماجہ نسائی، ترمذی، ابوداؤد، صحیح ابن حبان وغیرہ میں موجود ہیں ۔

مولانا بحر العلوم حنفی ارکان اربعہ میں فرماتے ہیں کہ در باب آہستہ گفتن آمین ہیچ وارد نہ شدہ مگر حدیثے ضعیف واما الاسرار بالتامین فھو مذھبنا ولم یروفیہ الا ماروی الحاکم عن علقمۃ عن ابیہ انہ صلّی مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاذا بلغ ولا الضالین قال آمین واخفی بھا صوتہ وھو ضعیف وقد بین فی فتح القدیر وجہ ضعفہ لکن الامر فیہ سھل فان السنۃ التامین

اما الجهر والاخفا فندب ، ۔ خلاصہ ترجمہ :۔ آمین آہستہ کہنے میں کوئی روایت نہیں مگر ایک حدیث ضعیف ۔ مذہب ہمارا آمین بالسر کا ہے لیکن حدیث ضعیف ہے ۔ فتح القدیر میں وجہ ضعف کی بیان کی گئی ہے ، لیکن بات آسان ہے آمین کہنا سنت ہے ، زور سے کہنا اور آہستہ کہنا دونوں بہتر ہے ۔

علامہ ابن ترکمانی حنفی نے آمین بالجہر کی حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے ۔ علامہ سراج احمد سرہندی حنفی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں ۔ احادیث الجهر بالتامین اکثر واصح انتھیٰ ۔ یعنی احادیث آمین بالجہر اکثر ہیں اور زیادہ صحیح ہیں ۔ ابن الہمام حنفی شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں : ولو کان الی شئی لوفقت بان روایۃ الخفض یراد بھا عدم القرع العنیف وروایۃ الجهر بمعنی قولها فی زیر الصوت وذیلها ۔ انتھیٰ ۔ اگر کام میری طرف سپرد ہوتا تو میں یہ توفیق دیتا کہ مراد روایت خفض سے آمین جہر ہے کڑک نہیں ۔ اور حدیث جہر سے مراد یہ ہے کہ آمین کی آواز بل ملا کر مسجد گونج جاوے ۔

اسی پر کفایت کرتا ہوں ، اگرچہ علما احناف کے اور بھی بہت سے قول موجود ہیں ، آمین بالجہر کو اولیٰ کہتے ہیں ۔ بخوف طوالت پس بس ہے ، جو مسلمان موحد ہیں اور ان کو تابعداری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء ، امام الاتقیاء ، سید الاولین والآخرین کی مقصود ہے ۔ اور آپ کی شفاعت کی امید رکھتے ہیں ، ان کو اس کے ماننے میں تامل نہ ہوگا ، غور کریں اور اس پر عمل کریں ۔ آمین بالجہر کے ناجائز کہنے سے بچیں ، اور جو لوگ آمین بالجہر کہتے ہیں ، ان کو جو گھورتے ہیں اور جو آمین زور سے کہنے سے جلتے ہیں وہ توبہ کریں ، اور اس سے بچیں ورنہ آخرت کہیں مشکل میں نہ پڑ جائے ، شفاعت رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم نہ ہو جائیں۔
اے اللہ، میرے پیارے مالک! اے رب العالمین! اپنے دین کو اور سنتِ نبی کو بلند کر، کفر و بدعت کو دنیا سے مٹا دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہم کو توفیق دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہم کو عنایت فرما۔ توفنا مسلما والحقنا بالصالحین و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

وانا الراقم احمد اللہ سلمہ ربہ غفرلہ المدرس فی المدرسۃ الرحمانیۃ
فی بلدۃ دہلی

مورخہ ٢٦ رمضان المبارک ١٣٥٢ھ